

سب کے دل میں ہے جگہ تیری، جو تو راضی ہوا
 دیوانگی کا اصل سبب کیا ہے۔
 مجھ پہ گویا اک زمانہ مہربان ہو جائے گا
 میرے ندیموں، غمگساروں بلکہ
 گزرگاہ گرم فرماتی رہی۔ تسلیم ضبط
 محبوب تک کو بھی خبر نہ ہو گی۔
 شعلہ خس میں جیسے، خوں رگ میں نہاں ہو جائیگا
 گویا چاند جس کی روشنی بہ حالت
 باغ میں مجھ کو نہ لے جا، ورنہ میرے حال پر
 ہر گل تر ایک چشم خوں فشان ہو جائے گا
 فراق میرے دل میں جنوں و دیوانگی
 دائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو
 اب تک تو یہ توقع ہے کہ داں ہو جائیگا
 فائدہ کیا، سوچ، آخر تو بھی داں ہے اسد
 دوستی ناداں کی ہے، جی کا زیاں ہو جائیگا
 اورا فروزی کے باوجود ایک داغ نظر آنا چاہیے۔

غالب نے لکھ فارسی غزل میں کہا ہے۔

از ہر ضیا و تاب امید نظر منیت

ایں تشت پر از آتش سوزاں بہرم ریز

یعنی جہاں کو روشن کر دینے والے سورج سے مجھے کسی ضیا فروز نظر کی امید
 نہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو اسے سورج نہ سمجھنا چاہیے، جس سے ہر شے
 میں ارتقا و بالیدگی ہے، بلکہ یہ انگاروں سے بھرا ہوا ایک تشت ہے اور اسے